BAHRIA TOWN
BAHRIA TOWN
PRIVATE LIMITED
YOUR LIFESTYLE DESTINATION

کارپوریٹ ہیڈ آفس
فیز 2 بحریہ ٹاؤن،
راولپنڈی۔

Corporate Head Office
Phase 2, Bahria Town
Rawalpindi. 46000

10 INTERNATIONAL PROPERTY AWARDS

بخدمت عزت مآب فیلڈ مارشل سید عاصم منیر احمد شاہ، نشانِ امتیاز ملٹری

چیف آف ڈیفنس فورسز و چیف آف آرمی اسٹاف اسلامی جمہوریہ پاکستان

جنرل ہیڈ کوارٹرز، راولپنڈی

<u>بحریہ ٹاؤن کے ساتھ روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک، قیمتی املاک کی اونے پونے داموں نیلامی، اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جمع پونجی کے تحفظ کے لیے دردمندانہ اپیل</u>

عزت مآب جناب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نہایت ادب، احترام، عاجزی اور دردِ دل کے ساتھ یہ عرضداشت آپ کی خدمتِ عالیہ میں پیش کی جا رہی ہے۔ یہ خط کسی رعایت، سفارش یا قانون سے بالاتر سلوک کے لیے نہیں لکھا جا رہا، بلکہ یہ اُن لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی فریاد ہے جنہوں نے اپنی عمر بھر کی جمع پونجی بحریہ ٹاؤن کے منصوبوں میں لگائی، اپنے بچوں کے مستقبل کے خواب دیکھے، اپنے بڑھاپے کا سہارا بنایا، اور پاکستان میں سرمایہ کاری پر اعتماد کیا۔

عزت مآب جناب!

سب سے بنیادی سوال یہ ہے کہ آخر بحریہ ٹاؤن کی املاک کی یہ نیلامیاں کیوں کی جا رہی ہیں؟ بحریہ ٹاؤن کے ساتھ ایسا امتیازی سلوک کیوں روا رکھا جا رہا ہے؟ بحریہ ٹاؤن کس واجب الادا رقم کا نادہندہ ہے؟ کس قانونی یا مالی بنیاد پر اس کے اربوں روپے مالیت کے اثاثے مسلسل نیلام کیے جا رہے ہیں؟ اور اگر کسی کارروائی کو قانونی قرار بھی دیا جا رہا ہے، تو پھر یہ قیمتی املاک اونے پونے داموں کیوں فروخت کی جا رہی ہیں؟ یہ معاملہ صرف ایک ادارے کا نہیں رہا، بلکہ لاکھوں پاکستانی شہریوں کے اعتماد، سرمایہ، گھروں، روزگار، کاروبار اور مستقبل کا معاملہ بن چکا ہے۔ بحریہ ٹاؤن کی قیمتی املاک ایک ایک کر کے نیلام کی جا رہی ہیں۔ کبھی ایک عمارت، کبھی دوسری کمرشل جائیداد، کبھی سینکڑوں کنال زمین، کبھی وہ اثاثے جن پر مکمل ترقیاتی ڈھانچہ موجود ہے، اور کبھی وہ املاک جن کے ساتھ ہزاروں الاٹیوں، خریداروں، رہائشیوں اور سرمایہ کاروں کے حقوق وابستہ ہیں۔

یہ امر نہایت تکلیف دہ ہے کہ پہلے بحریہ ٹاؤن کی املاک کو مختلف قانونی کارروائیوں میں الجھا کر ضبط کیا جاتا ہے، پھر انہی املاک کی نیلامی کے اشتہارات جاری کیے جاتے ہیں، پھر نیلامی کا عمل ایسے انداز میں کیا جاتا ہے جس پر شفافیت، کھلے مقابلے، حقیقی بولی اور عوامی شرکت کے حوالے سے سنگین سوالات اٹھتے ہیں۔ ان نیلامیوں کو عوامی اور کھلا عمل دکھایا جاتا ہے، مگر عملی طور پر یہ کارروائیاں بند کمروں، محدود فائلوں اور محدود رسائی کے ماحول میں مکمل کی جاتی ہیں۔ جو لوگ نیلامی دیکھنے، حصہ لینے یا اس کی کارروائی سمجھنے کے لیے پہنچتے ہیں، انہیں مؤثر رسائی نہیں دی جاتی۔ اس لیے سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ واقعی شفاف نیلامیاں ہیں تو پھر ان کی مکمل کارروائی عوام کے سامنے کیوں نہیں لائی جاتی؟

کسی نے بحریہ ٹاؤن کے اربوں روپے مالیت کے اثاثوں کی کھلی نیلامی ہوتے دیکھی ہے؟ کسی کے پاس ان نیلامیوں کی تصاویر، ویڈیوز، حاضری کا ریکارڈ، بولی دہندگان کی تفصیل، بولیوں کا مکمل حساب یا کارروائی کی کھلی دستاویزات موجود ہیں؟ اگر یہ سب کچھ قانون، انصاف اور شفافیت کے مطابق ہے تو پھر اس عمل کو مکمل طور پر عوام کے سامنے لانے میں کیا امر مانع ہے؟

یہ شکایت ایک مرتبہ کی نہیں، بار بار سامنے آ رہی ہے۔ ایک اثاثہ نیلام کیا جاتا ہے، پھر دوسرا، پھر تیسرا۔ ہر مرتبہ یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ سب کچھ قانون، شفافیت اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہو رہا ہے یا بحریہ ٹاؤن کو ایک ایسے امتیازی سلوک کا نشانہ بنایا جا رہا ہے جس کے اثرات صرف کمپنی تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ لاکھوں پاکستانی خاندانوں تک پہنچیں گے۔

روبائش مار کی مالیت پہلے ایک ارب پینتیس کروڑ سینتالیس لاکھ ستر ہزار چار سو پچاس روپے ظاہر کی گئی، مگر نیلامی میں اس کی محفوظ قیمت صرف اڑتالیس کروڑ تراسی لاکھ انچاس ہزار روپے مقرر ہوئی اور بالآخر یہ پچاس کروڑ اسی لاکھ روپے میں فروخت کر دی گئی۔ اسی طرح کارپوریٹ آفس 1 اور کارپوریٹ آفس 2 جیسے قیمتی اثاثے بھی نیلامی کے عمل سے گزارے گئے۔

BAHRIA TOWN
BAHRIA TOWN
PRIVATE LIMITED
YOUR LIFESTYLE DESTINATION

کارپوریٹ ہیڈ آفس
فیز 2 بحریہ ٹاؤن،
راولپنڈی۔

Corporate Head Office
Phase 2, Bahria Town
Rawalpindi. 46000

10 INTERNATIONAL PROPERTY AWARDS

موضع موہڑہ نور، اسلام آباد کی سینکڑوں کنال اراضی بھی ایک ارب اڑتیس کروڑ چھپن لاکھ تیرہ ہزار روپے میں فروخت کی گئی۔ مزید برآں، موضع موہڑہ نور، اسلام آباد میں واقع مذکورہ اراضی اپنی غیر معمولی محلِ وقوع کے باعث انتہائی قیمتی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ اراضی ڈی ایچ اے اور سی ڈی اے کے جوائنٹ وینچر کے ساتھ واقع ہونے کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ بحریہ ٹاؤن کی اس اراضی کی موجودہ مارکیٹ مالیت تقریباً 200 ارب روپے تک پہنچ چکی ہے، لیکن اس کے باوجود اسے اس کی حقیقی مالیت سے کہیں کم قیمت پر نیلام کر دیا گیا، جس پر سنجیدہ قانونی اور عوامی تحفظات موجود ہیں۔ ان اعداد و شمار کو دیکھ کر ہر ذی شعور شخص یہ سوال پوچھنے پر مجبور ہے کہ اربوں روپے مالیت کی املاک کو اس انداز میں کیوں فروخت کیا جا رہا ہے؟ اسی طرح کلب روڈ پر واقع پلاٹ نمبر 3 بھی ادارہ جاتی ناانصافی کی ایک اور واضح مثال ہے۔ اربوں روپے مالیت کی اس انتہائی قیمتی جائیداد کو بھی اس کی حقیقی مارکیٹ ویلیو سے کہیں کم، اونے پونے داموں نیلام کر دیا گیا۔ یہ نیلامی بھی شفافیت، منصفانہ قیمت کے تعین اور قانونی تقاضوں کی تکمیل کے حوالے سے سنگین سوالات کو جنم دیتی ہے۔

عزت مآب جناب!

یہ زمینیں صرف زمینیں نہیں ہیں۔ یہ عمارتیں صرف عمارتیں نہیں ہیں۔ یہ منصوبے صرف کاروباری منصوبے نہیں ہیں۔ یہ لاکھوں پاکستانیوں کی امیدیں ہیں۔ یہ ان والدین کی دعائیں ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کے مستقبل کے لیے سرمایہ لگایا۔ یہ ان بزرگوں کی ریٹائرمنٹ کی جمع پونجی ہے جنہوں نے عمر بھر کی محنت کے بعد ایک محفوظ چھت کا خواب دیکھا۔ یہ ان اوورسیز پاکستانیوں کا اعتماد ہے جنہوں نے پردیس میں محنت کر کے اپنا سرمایہ وطن واپس بھیجا۔ یہ ان بیواؤں، سرکاری ملازمین، تنخواہ دار طبقے، چھوٹے تاجروں، ٹھیکیداروں، مزدوروں، دکانداروں اور عام شہریوں کی جمع پونجی ہے جنہوں نے پاکستان میں سرمایہ کاری پر یقین کیا۔

اگر آج یہ اعتماد ٹوٹ گیا تو نقصان صرف بحریہ ٹاؤن کا نہیں ہوگا۔ نقصان پاکستان کا ہوگا۔ نقصان پاکستان کی معیشت کا ہوگا۔ نقصان سرمایہ کاری کے ماحول کا ہوگا۔ نقصان اوورسیز پاکستانیوں کے اعتماد کا ہوگا۔ کل کوئی شخص اپنے وطن میں سرمایہ لگانے سے پہلے سو مرتبہ سوچے گا کہ اگر اس کی سرمایہ کاری کسی بڑے تنازع میں پھنس گئی تو اس کے حقوق کا محافظ کون ہوگا؟

بحریہ ٹاؤن یہ نہیں کہہ رہا کہ اسے قانون سے بالاتر رکھا جائے۔ بحریہ ٹاؤن یہ نہیں کہہ رہا کہ کسی قانونی کارروائی کو روکا جائے۔ عرض صرف اتنی ہے کہ انصاف، شفافیت اور مساوی سلوک کے اصولوں کو پامال نہ کیا جائے۔ اگر کوئی دعویٰ ہے تو قانون کے مطابق فیصلہ ہو۔ اگر کوئی واجب الادا رقم ہے تو اس کا شفاف تعین ہو۔ اگر کوئی تنازع ہے تو معزز عدالتوں میں اس کا فیصلہ ہو۔ لیکن جب تک معاملات عدالتوں میں زیرِ سماعت ہیں، اس دوران اربوں روپے مالیت کے اثاثوں کو اونے پونے داموں فروخت کر دینا ایسا ناقابلِ واپسی نقصان ہے جس کا ازالہ بعد میں ممکن نہیں ہوگا۔ اگر کل عدالتیں مختلف نتیجہ دیں تو فروخت شدہ اثاثے واپس کیسے آئیں گے؟ اگر لاکھوں شہریوں کی جمع پونجی ضائع ہو گئی تو ان کی زندگی دوبارہ کیسے آباد ہو گی؟ اگر عوام کا سرمایہ کاری پر اعتماد ٹوٹ گیا تو اسے دوبارہ بحال کون کرے گا؟ عام آدمی اور غریب شہری کی تقریباً 372 ارب روپے کی جمع پونجی ان منصوبوں میں لگی ہوئی ہے۔ اگر اس نازک وقت پر فوری، منصفانہ اور مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو لاکھوں خاندانوں کو ایسا ناقابلِ تلافی نقصان پہنچے گا جس کا ازالہ بعد میں ممکن نہیں ہوگا۔

ہماری دست بستہ اپیل ہے کہ اس پورے معاملے کا فوری، آزادانہ، شفاف اور غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جائے۔ بحریہ ٹاؤن کی متنازع املاک کی مزید نیلامی فوری طور پر روکی جائے۔ پہلے سے ہونے والی نیلامیوں کا مکمل ریکارڈ منگوایا جائے۔ ہر نیلامی کی کارروائی، حاضری، بولی دہندگان کی تفصیل، قیمت کے تعین، اشتہارات، منظوریوں، منتقلیوں اور متعلقہ فائلوں کا جائزہ لیا جائے۔ یہ دیکھا جائے کہ آیا واقعی کھلا مقابلہ ہوا یا نہیں، آیا قیمتیں منصفانہ تھیں یا نہیں، آیا عوامی مفاد، سرمایہ کاروں کے حقوق اور زیرِ سماعت عدالتی معاملات کو مدنظر رکھا گیا یا نہیں۔

بحریہ ٹاؤن ابتدا ہی سے تمام تنازعات کو ثالثی (Arbitration) کے ذریعے حل کرنے کا حامی رہا ہے۔ سال 2018 میں جوائنٹ وینچر ریزولوشن کمیٹی (JVRC) کے تحت ثالثی کا عمل بھی مکمل ہوا، تاہم اس پر مکمل عمل درآمد نہ ہو سکا۔ اس کے باوجود بحریہ ٹاؤن آج بھی اس فیصلے پر عمل درآمد اور، اگر ضرورت ہو، تو کسی آزاد و غیر جانبدار بین الاقوامی ثالث کے ذریعے بین الاقوامی ثالثی کے لیے بھی تیار ہے۔ اگر اس عمل میں بحریہ ٹاؤن کی کسی قانونی یا مالی ذمہ داری کا تعین ہوتا ہے تو وہ قانون کے مطابق اس کی مکمل ادائیگی کے لیے بھی تیار ہے۔ لیکن

BAHRIA TOWN

BAHRIA TOWN
PRIVATE LIMITED
YOUR LIFESTYLE DESTINATION

کارپوریٹ ہیڈ آفس
فیز 2 بحریہ ٹاؤن،
راولپنڈی۔

Corporate Head Office
Phase 2, Bahria Town
Rawalpindi. 46000

10 INTERNATIONAL PROPERTY AWARDS

افسوس کہ جب یہ تمام معاملات ابھی تک معزز سپریم کورٹ اور دیگر متعلقہ فورمز کے روبروزیرِ سماعت ہیں، اس کے باوجود متنازع اثاثوں کی عجلت میں نیلامی کی جارہی ہے، جس سے سب سے زیادہ نقصان عام پاکستانی شہری اور وہ لاکھوں خاندان اٹھا رہے ہیں جن کی زندگی بھر کی جمع پونجی ان منصوبوں میں سرمایہ کاری کی صورت میں لگی ہوئی ہے۔

ریاست کی اصل طاقت عوام کے اعتماد میں ہوتی ہے۔ جب عوام یہ محسوس کریں کہ ان کی آواز سنی جارہی ہے، ان کی جمع پونجی محفوظ ہے، ان کے حقوق کا تحفظ موجود ہے، اور طاقتور ادارے بھی انصاف کے تابع ہیں، تو ریاست مضبوط ہوتی ہے۔ لیکن جب عام آدمی یہ محسوس کرے کہ اس کی عمر بھر کی محنت چند فائلوں، چند نیلامیوں اور چند ناقابل واپسی اقدامات میں ختم ہوسکتی ہے، تو اس کا اعتماد ٹوٹ جاتا ہے۔ بحریہ ٹاؤن نے مختلف مواقع پر تمام تنازعات کو مذاکرات اور ثالثی (Arbitration) کے ذریعے خوش اسلوبی سے حل کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے، لہٰذا استدعا ہے کہ اسے بھی منصفانہ ثالثی کا موقع فراہم کیا جائے تاکہ تمام معاملات قانون اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق باہمی افہام و تفہیم سے حل ہوسکیں۔

آج لاکھوں خاندان آپ کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ لوگ طاقتور نہیں، ان کے پاس بڑے فورمز تک رسائی نہیں، ان کے پاس صرف اپنی محنت کی کمائی ہے، جو آج خطرے میں نظر آرہی ہے۔ ہم آپ سے نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ اس معاملے میں اپنا مؤثر کردار ادا فرمائیں، تاکہ قانون کی حکمرانی، شفافیت، انصاف، عوامی اعتماد اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت، حکمت، استقامت، عزت اور پاکستان کے عوام کے لیے انصاف پر مبنی فیصلے کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

بحریہ ٹاؤن سے وابستہ متاثرہ سرمایہ کاروں، رہائشیوں، ملازمین، کاروباری شراکت داروں، ٹھیکیداروں اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے کا نمائندہ

کموڈور (ر) محمد الیاس

وائس چیف ایگزیکٹو/ قائم مقام چیف ایگزیکٹو

بحریہ ٹاؤن (پرائیویٹ) لمیٹڈ

03جولائی،2026

24/7 Toll Free
0800 00100

T: +92-51-5730280-6
F: +92-51-5730005

care@bahriatown.com.pk
www.bahriatown.com